Regd L. No 5254 201

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

الفضل

فی پرچہ ۱

یوم:- اتوار — ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸	۲۳ ہجرت ۱۳۳۳ھش - ۲۳ مئی ۱۹۵۴ء	نمبر ۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۱ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:-

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ درد میں بھی افاقہ رہا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

صدر آئزن ہاور کی تجویز رد

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ امریکی سینیٹ نے صدر آئزن ہاور کی یہ تجویز رد کر دی ہے کہ ووٹ دینے کی عمر اکیس برس کی بجائے اٹھارہ برس کر دی جائے۔

دریائے سندھ کے طاس جھگڑے پر غور کرنے کے لئے مرکزی کابینہ اور پنجاب و سرحد کے وزرائے اعلیٰ کا اجلاس

اجلاس میں مشرقی بنگال کی تازہ صورت حال پر بھی بحث کی گئی۔

کراچی ۲۲ مئی۔ آج کراچی میں مرکزی کابینہ اور پنجاب و صوبہ سرحد کے وزرائے اعلیٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں دریائے سندھ کے طاس کے جھگڑے پر غور کیا گیا۔ بعد میں مرکزی کابینہ اور پنجاب و سرحد کے وزرائے اعلیٰ نے مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق سے ملاقات کی۔ مسٹر فضل الحق نے انہیں اپنے صوبہ کی موجودہ صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ یہ اجلاس چار گھنٹہ تک جاری رہا۔ پیر کو پھر اجلاس ہوگا۔

نارائن گنج کے فسادات سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے آج شام پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ صدارت وزیر اعلیٰ مسٹر محمد علی نے کی۔ اس کے ایجنڈے میں صرف مشرقی بنگال کی صورت حال شامل تھی۔ ایک اجلاس ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور پھر پیر تک ملتوی ہوگیا۔

دریں اثنا ہندوستان نے بھاکرہ ننگل ڈیم کے لئے دریائے سندھ کے پانی کو استعمال کرنے کے متعلق جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے ایک پاکستانی وفد ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر نئی دہلی روانہ ہو جائے گا۔

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور

بخیریت امریکہ پہنچ گئے

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ مکرم عبدالقادر صاحب ضیغم بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور ۱۸ مئی کو بخیریت نیویارک پہنچ گئے۔ الحمد للہ

حکومت پاکستان کے گزٹ میں میاں ممتاز محمد خان دولتانہ

کے خلاف الزامات کی فہرست شائع کر دی گئی

کراچی ۲۲ مئی۔ آج حکومت پاکستان نے ایک گزٹ شائع کیا ہے۔ جس میں پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے خلاف جان بوجھ کر بدانتظامی کرنے اور بدعنوانیوں کے الزامات کی تفصیل درج ہے۔ گزٹ میں گورنر جنرل کا وہ حکم بھی درج ہے جس میں انہوں نے فیڈرل کورٹ سے کہا تھا کہ مسٹر دولتانہ کے خلاف الزامات کی تحقیقات کی جائے۔ حکومت پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی گورنر جنرل کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کریں گے۔ ایک مشیر کو بعد میں ان کی مدد کے لئے مقرر کیا جائے گا۔

کوئٹہ میں پانچ سکول کھولے جائیں گے

کوئٹہ ۲۲ مئی۔ آئندہ ماہ کوئٹہ میں ایک ٹیکنیکل سکول اور چار پرائمری سکولوں کی بنیاد ۴۴ رکھی جائے گی۔ ان سکولوں کی تعمیر پر ۴ لاکھ ۲۸ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے بارہ میں کانفرنس

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے بارہ میں امریکہ۔ برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور تھائی لینڈ کا ایک اجلاس اگلے مہینے واشنگٹن میں ہوگا۔

ناجائز درآمد و برآمد کو روکنے کے لئے ایران کے اقدامات

تہران ۲۲ مئی۔ ایران نے ناجائز درآمد و برآمد کو روکنے کے لئے سرحد پر ۴۰ میل کا ایک محفوظ علاقہ قائم کیا ہے۔ جس میں کئی ہزار تربیت یافتہ سپاہی متعین کئے گئے ہیں۔ سمندر کے راستہ ناجائز درآمد و برآمد کو روکنے کے لئے حکومت نے امریکہ سے پانچ بحری موٹر کشتیاں مانگی ہیں۔ جو ساحلی علاقہ کی نگرانی کریں گی۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲۲ مئی۔ آج تمام پاکستان میں سب سے زیادہ گرمی لاہور میں پڑی۔ جہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۵ تھا۔

راولپنڈی میں عالم اسلامی کے اخبارات کی نمائش

لاہور ۲۲ مئی۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت نے اگلے مہینے راولپنڈی کے دفاعی اور زرعی تیاقی میلہ میں عالم اسلامی کے اخبارات کی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ یاد رہے چند ماہ پیشتر لاہور میں بھی شعبہ صحافت کے زیر اہتمام ایک ایسی ہی نمائش ہو چکی ہے۔

نیشنل کانفرنس نے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا

سرینگر ۲۲ مئی۔ کشمیر کی نیشنل کانفرنس نے جس کے لیڈر بخشی غلام محمد مقبوضہ کشمیر میں حکومت چلا رہے ہیں۔ ریاست جموں میں لوکل باڈیز کے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ نیشنل کانفرنس کا کہنا ہے کہ ان انتخابات میں حکام مداخلت کر رہے ہیں۔

★ یہاں کے باشندوں کو آگاہ کر سکے۔ آپ نے حالیہ فسادات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی عدالت قائم کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

امریکی گندم کی قیمتوں میں تین روپے من کی کمی

کراچی ۲۲ مئی۔ بدھ سے تمام ملک میں امریکی گیہوں کی قیمتوں میں مزید تین روپے من کی کمی کر دی گئی ہے۔ اس امر کا فیصلہ صوبوں اور ریاستوں کی حکومتوں سے مشورہ کے بعد کیا گیا ہے۔

پاکستانی گیہوں کی قیمتوں میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ اس فیصلہ کے بعد کراچی میں آٹے کی پرچون قیمت ۱۲ آنے سیر اور میدہ کی قیمت دس آنے سیر ہوگی۔

پیر صاحب مانکی شریف کا مطالبہ

پشاور ۲۲ مئی۔ سرحد عوامی لیگ کے صدر پیر صاحب مانکی شریف نے مطالبہ کیا ہے کہ مغربی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کا ایک وفد مشرقی بنگال بھیجا جانا چاہئے تاکہ وہ جا کر وہاں کی صحیح صورت حال سے ★

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

اِسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتْ

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۱۔ تحریک جدید کے سال رواں کے چندوں کا اعلان چونکہ نومبر ۱۹۵۳ء کے آخر میں ہوا تھا آپ کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے چھ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں حساب کی رو سے وعدوں کی رقم کا نصف تو ضرور ہی وصول ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ وصولی اس سے بہت کم ہوئی ہے۔ اس کی فوری تلافی ازبس ضروری ہے۔ ورنہ کام میں روکاوٹ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

۲۔ وطن سے کالے کوسوں دور مبلغین اسلام کے کم از کم اخراجات کا بروقت بھیجنا ایسی ذمہ داری ہے جس کا ادا کرنا مرکز اور احباب دونوں کا فرض ہے۔ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے وکالت مال آپ کا عملی تعاون چاہتی ہے۔

۳۔ زمیندار احباب سے جو اس وقت فصل کی برداشت میں مصروف ہیں۔ گذارش ہے۔ کہ وہ حکم ربانی وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ کی تعمیل میں اپنے چندے خرمن سمیٹنے سے پہلے سو فیصدی ادا کر کے اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے وارث ہوں۔

۴۔ رمضان شریف کے مبارک ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انفاق فی سبیل اللہ میں معمول سے بہت زیادہ تیز ہو جایا کرتے تھے۔ حضور کی اقتداء میں ہر مخلص و صاحب دل کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی اس ماہ مبارک میں اپنی انتہائی قربانی پیش کرے۔

۵۔ ۲۹ رمضان تک جو احباب اپنے وعدے سو فی صدی ادا کر دیں گے۔ ان کے نام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کئے جاویں گے۔ سو آپ کوشش فرمائیں کہ آپ کا نام ان مخلصین کی فہرست میں آجائے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے۔ آپ کی قربانیاں قبول ہوں۔ اور ان کے نتیجے میں حقیقی عید نصیب ہو۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ سنگاپور میں

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج جماعت ہائے احمدیہ امریکہ ۱۲ رمئی بعد دوپہر جاکرتہ سے واپسی پر ایک مدت کے لئے سنگاپور تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ پر احمدی اور غیر احمدی احباب نے معزز مہمان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

ایک بڑے رئیس اور سرکردہ دوست نے جو گورنمنٹ اور پبلک کی نگاہ میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں انہوں نے چوہدری صاحب موصوف کے اعزاز میں پرتکلف دعوت کا اہتمام فرمایا۔ اور اپنے دوسرے دوستوں کو مدعو کیا۔

۱۳ رمئی کو محترم مولانا محمد صادق صاحب فاضل نے احباب سمیت دعاؤں کے بعد چوہدری صاحب موصوف کو الوداع کہا — احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کی سفر میں کامیابی اور مزید خدمات دینیہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار قریشی فیروز محی الدین مبلغ سنگاپور)

شہر منٹگمری کے قریب ۲½ مربعہ رقبہ نہری قابل فروخت ہے

چک ۶۰/۵۔ ڈی میں جو شہر منٹگمری سے ۵-۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے قریباً ۲½ مربعہ رقبہ نہری قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ صدر انجمن احمدیہ کا ملکیت و مقبوضہ اور ہر ایک قسم کے تنازعہ سے پاک و صاف ہے اس رقبہ کو موقع پر دیکھنے اور تفصیلات اراضی نہری معلوم کرنے کے لئے خریدار اصحاب مکرم جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری سے مل لیں۔ جن اصحاب کو یہ رقبہ پسند ہو۔ اور خریدنا چاہیں۔ وہ اپنی اپنی پیشکش پتہ ذیل پر بھجوا دیں ذریعہ یکمشت لیا جائے گا۔ اخراجات رجسٹری انتقال وغیرہ بذمہ خریدار ہوں گے۔ قیمت کا آخری فیصلہ صدر انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہو گا۔

المشتہر:۔ شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ ضلع جھنگ

اِسْلَامِی رُوزہ کی فَلَاسَفِی

قرآن کریم میں روزہ کا مقصد لعلکم تتقون (بقرہ) یعنی تقوےٰ پیدا کرنا بیان کیا گیا ہے اور روزوں کے متعلق دیا۔ کہ من شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ کہ جو شخص ماہ رمضان میں حالت اقامت میں ہو۔ اسے رمضان کے روزے رکھنے ضروری ہیں۔

موجودہ وقت میں جو دنیا پرستی غالب ہے اور اسلامی احکام کو پس پشت پھینکا جا رہا ہے یہ ایسا امر نہیں ہے جسے مخفی کہا جا سکے۔ ساری توجہ دنیا کمانے کی طرف ہے۔ اور دین سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان:۔

”ہر کسے در کار خود دین احمد کار نیست“

کے مطابق نقشہ نظر آتا ہے۔ ایسے وقت میں جماعت احمدیہ کا کام ہے کہ وہ اپنے عہد کا پاس کرے۔ کہ ”میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا“ الٰہی احکام کو عملی رنگ دے۔ اور ایک اعلےٰ نمونہ پیش کرے۔ جسے اسلامی نمونہ کہا جا سکے۔

روزہ کی فلاسفی ظاہر ہی ہے۔ روزہ کیا ہے؟ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کھانا پینا۔ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک چھوڑ دینا۔ نیز اپنی بیوی کے قریب نہ جانا۔ روزہ کے لئے عربی لفظ صوم ہے اور الصوم کے معنے ہیں:۔ الامساک عن الاکل والشرب والجماع

گویا ایک انسان اپنے خدا کو راضی کرنے کے لئے اس کے حکم کے ماتحت کھانا پینا جن پر اس کی زندگی کا مدار ہے چھوڑ دیتا ہے۔ اور اپنی بیوی سے الگ رہتا ہے۔ جس پر آئندہ اس کی اولاد کا انحصار ہے جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ خدا کے حکم کے ماتحت حلال اشیاء کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اپنی اور اپنی اولاد کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو جب وہ اپنے ایمان کے ماتحت حلال اشیاء کو بھی ترک کر سکتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی حرام کردہ اشیاء کے پاس کیونکر جا سکتا ہے۔ اور کیونکر منہیات کا ارتکاب کر سکتا ہے۔

قرآن کریم میں روزوں کے بیان میں نتیجہ کے طور پر یہی بیان ہے۔ کہ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم (البقرہ) کہ اپنے مالوں کو باطل اور فریب کاریوں سے مت کھاؤ۔ جس کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ مقدمہ بازی میں حکام تک معاملات کو پہنچاؤ۔ اور اس طرح لوگوں کے اموال کے ایک حصہ کو ناحق بے دریغ کھا جاؤ۔ یہ طریق خدا کو نہایت درجہ ناپسند ہے۔ اور ایسے طریق سے بچنا لازم ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزہ کی غرض رعایت تقویٰ شعاری ہے۔ اور اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے۔ اور تقویٰ کے خلاف کام کرتا ہے۔ تو وہ محض بھوکا پیاسا رہنے والی بات ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ آنحضرت فرماتے ہیں۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (مشکوٰۃ) کہ جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ اور جھوٹی کارروائیوں سے باز نہیں آتا۔ اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے خدا کو کوئی سروکار نہیں ہے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کے فرمودہ کو غور سے پڑھیں۔ اور اسلامی احکام کے فلسفہ کو دل میں جگہ دیں۔ اس کے مطابق عمل کریں۔ اور مستفید ہوں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

مکرم چوہدری احمد دین صاحب بھلّر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چاک تحصیل ڈسکہ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۱۷ رمئی ۱۹۵۴ء کو تیسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ الحمد للہ

احباب نومولود کے خادم دین و ملت صالح اور عمر دراز ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

درخواست دُعا

بندہ کا انتڑیوں کا اپریشن مورخہ ۲۹/۵ کو لیڈی ہسپتال کراچی میں ہوا تھا۔ لیکن تاحال مکمل صحت نہیں ہوئی۔ اور کافی کمزور ہو چکا ہوں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے گذارش ہے کہ خاکسار کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

شیخ جلال الدین ریٹائرڈ کنٹونمنٹ ایگزیکٹو افیسر احمدیہ بلڈنگس لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۳۰ہش

توحید باری تعالیٰ

کل ہم نے ان کالموں میں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شک ہمارے عقائد کو صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق درست فرمایا ہے۔ اور عقائد کا صحیح ہونا اس طرح ہے۔ جس طرح منزلِ مقصود کے لئے صراطِ مستقیم کا دریافت کرنا ہے۔ لیکن محض عقائد کی درستگی خواہ ہمارا ایمان اس پر کتنا ہی مستحکم ہو۔ اس وقت تک ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک ہم اپنے آپ میں وہ اخلاق پیدا نہ کریں۔ جن کا ہمارا ایمان مقتضی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہم اپنے اعمال میں ان عقائد کو نمایاں نہ کریں۔ یہ باور کرنا ہی غلط ہے۔ کہ ہمارے عقائد درست ہو گئے ہیں۔ عقاید کی درستگی کا ثبوت تو ہمارے کردار ہی کی زندہ شہادت سے ثابت ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم توحید باری تعالیٰ کو لیتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم دراصل توحید باری تعالیٰ کے مرکز کے گرد ہی گھومتی ہے۔ اس تعلیم کا اولین مقصد ہی یہ ہے کہ انسانوں کے دلوں سے ہر قسم کے بتوں کی پرستش کے جراثیم فنا کر دیئے جائیں اور صرف ایک خدا کی عبادت کا جوش و شوق پیدا کیا جائے۔ قرآن کریم نے اس پر اتنا زور دیا ہے۔ کہ باریک سے باریک شرک کی بھی نشاندہی کرائی ہے۔ اور اسے بھی جڑ سے اکھاڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں میں بھی کہیں چھپا چھپایا شرک کا ذرا سا بھی شائبہ موجود رہنے دیں۔ ہمیں یہاں مثالیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والے سب سے پہلے اسی حقیقت کو محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ امر مسلمانوں پر ایسا واضح ہو چکا ہے۔ کہ اگرچہ آج وہ اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کر رہے۔ پھر بھی ان کے اعمال میں ممتاز ترین بات جو ہے۔ وہ خدا پرستی ہی سمجھی جاتی ہے۔

انگریزی کا مشہور تاریخ دان مصنف مسٹر لیکی جس نے یورپ کی تہذیبی تاریخ پر ماہرانہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ایک جگہ لکھتا ہے۔ کہ دنیا کی تاریخ میں دو واقعات ایسے ہیں۔ جن کی وجوہات میں معین نہیں کر سکتا۔ ایک تو یہ کہ یونان نے چند ہی سالوں میں تمام علوم کی بنیاد رکھدی۔ اور دوسرا یہ کہ جو قوم اسلام قبول کر لیتی ہے۔ وہ پھر بت پرستی نہیں کر سکتی۔

بیشک واقعۃً یہ درست ہے۔ کہ آج دنیا کے پردہ پر کوئی فرد یا قوم نہیں ہے۔ جس نے اسلام قبول کیا ہو۔ اور ظاہر ابت پرستی میں پھر گرفتار رہی ہو۔ اس لحاظ سے مسٹر لیکی کا قول صحیح ہے۔ لیکن اسلام صرف ظاہر ابت پرستی کو نہیں مٹاتا۔ بلکہ وہ ہر قسم کی بت پرستی کو خواہ وہ کتنی خفیف سے خفیف یا کتنی ہی تقدیس کے لبادوں میں ملفوف ہو۔ یکدم بُن سے اکھاڑ دینا چاہتا ہے۔ اس لئے اگرچہ مسلمانوں کی یہ خوبی قابل داد ہے کہ انہوں نے ظاہرا بت پرستی کو دنیا سے مٹا دیا ہے۔ یہاں تک کہ اب بت پرست اقوام بھی جو موجود ہیں۔ اپنی بت پرستی کی توجیہات کرنے لگی ہیں۔ اور عملاً اس سے بیزار ہو رہی ہیں مگر یہ کہنا شاید صحیح نہیں ہے۔ کہ واقعی ہر قسم کی بت پرستی دنیا سے مٹ گئی ہے۔ اور خود مسلمان بھی کسی نہ کسی رنگ میں اس کے مرتکب نہیں ہو رہے۔

اس سے ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ اسلام نے خالص توحید باری تعالیٰ کا جو رفیع ترین معیار قائم کیا ہے۔ ابھی تک خود مسلمان بھی اس کو حاصل نہیں کر سکے۔ اور ان کے راستے میں بھی بہت سے ایسے مقام آتے ہیں۔ جن کو خالص عبادت الٰہی نہیں کہا جا سکتا۔ بات یہ ہے۔ کہ شرک ایک نہایت چالاک چور ہے۔ جو ہر وقت ہمارے خیالات اور اعمال میں گھسنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور اس کا مقابلہ دل گردہ والوں ہی کا کام ہے

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "کشتی نوح" سے ہم پھر ایک طویل اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ خالص توحید کیا چیز ہے۔ اور اس کے کیا تقاضے ہیں۔ اور اس کا ثبوت کن قرائن سے مل سکتا ہے۔ اس اقتباس سے یہ بھی اچھی طرح واضح ہو جائے گا۔ کہ محض عقائد کی خیالی درستگی اگرچہ بذاتِ خود بہت بڑی چیز ہے۔ مگر صحیح ایمان کے شواہد اسی وقت ظاہر ہوتے ہیں جب وہ ہمارے اعمال میں سورج کی شعاعوں کی طرح چمکنے لگیں۔ اور ہماری ذرا ذرا سی حرکت سے پھوٹنے لگیں۔ ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تصریحات پر غور کرے۔ اور ان سے استفادہ کرے۔ مگر ایک احمدی تو اسی وقت احمدی کہلا سکتا ہے۔ جب وہ اس تعلیم کا اپنی ذات میں ایک نمونہ بن کر دنیا کے سامنے آئے اور جلتے ہوئے چراغ کی طرح بجھے ہوئے چراغوں کو بھی روشن کرتا چلا جائے:۔

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ کہ وہ یقین کریں۔ کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے۔ کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے۔ اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے۔ تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے۔ جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اس کے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو۔ کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کروگے۔ تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا۔ جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے۔ جو اس پر عمل کرے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے۔ اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو۔ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۳ و ۲۴)

نظم

— از مکرم پیر معین الدین صاحب —

ہوں غیر تو گلا بھی کریں ان سے جا کے ہم
اپنوں کا وار دیکھ کے چپ ہیں حیا سے ہم

مت کر گماں کہ جورِ زمانہ سے آ کے تنگ
منہ پھیر لیں گے خاکِ درِ آشنا سے ہم

جب تک کہ جاں ہے جاں سے رکھیں گے اسے عزیز
یہ عہد کر چکے ہیں اب اپنے خدا سے ہم

جس دل سے زلفِ یار میں یارو ہوئے اسیر
آزاد ہو گئے ہیں غمِ دوسرا سے ہم

شب بھر رہے وہ چشمِ تصور کے سامنے
شب بھر لپٹ کے روئے دلِ باوفا سے ہم

ہم ہیں کہ ہم کو غم ہے تمہارا ہر اک گھڑی
تم ہو کہ جاں بلب ہیں تمہاری جفا سے ہم

آبِ بقاء کی ہم کو ضرورت نہیں رہی
اے خضر پی چکے ہیں دمِ آشنا سے ہم

روزہ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے

ہندچینی کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ کے باہمی اختلافات

ڈین بن فو کے ہاتھوں سے نکل جانے کے بعد سے باہمی اختلافات کسی قدر کم ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اور یہ امید بندھنے لگی تھی۔ کہ یہ اختلافات جو خود اتحادیوں کے درمیان ہی "سرد جنگ" کی صورت اختیار کر رہے جا رہے ہیں۔ اب جلد ختم ہو جائیں گے۔ لیکن مسٹر آئزن ہاور کے اس بیان سے صورت حال پھر کسی قدر پیچیدہ ہو گئی ہے۔ کہ برطانیہ کے تعاون کے بغیر بھی جنوب مشرقی ایشیا میں دفاعی تنظیم قائم ہو سکتی ہے۔

ہندچینی کی لڑائی کے بارے میں کچھ عرصہ سے برطانیہ اور امریکہ کے درمیان اختلافات چلے آ رہے ہیں۔ اور دونوں جانب ایک دوسرے کو متہم گردانے کا سلسلہ دن بدن زور پکڑتا جا رہا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے۔ کہ ہندچینی میں مغربی طاقتوں کی ساکھ اور وقار کو جو صدمہ پہونچا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری برطانیہ کی جداگانہ روش پر عائد ہوتی ہے برخلاف اس کے برطانیہ شدت سے اس نظریہ پر قائم ہے۔ کہ یہ اس کی اپنی ہی فہم و فراست اور محتاط روش کی بدولت ہے۔ کہ اتحادی ہندچینی میں ایک عاجلانہ اور عاقبت نا اندیشانہ اقدام کے انتہائی خطرناک نتائج سے بچے رہے۔ ورنہ نہ جانے مغربی طاقتوں کو آج کیسی لاینحل صورت حال سے دوچار ہونا پڑتا۔ لنڈن کے اخبار "اکنامسٹ" نے تو امریکی وزیر خارجہ کی روش پر اعتراض کرتے ہوئے یہاں تک لکھا۔ کہ اگر امریکہ کو یہ خیال ہے کہ برطانیہ کی بزدلی آڑے آ کر مسٹر ڈلس کی دلیری کو کھل کھیلنے کا موقعہ نہیں دیتی۔ تو اس میں قصور خود مسٹر ڈلس کا ہی ہے۔ کیونکہ وہ پہلے تو گرجتے ہوئے بادلوں کی طرح اٹھتے ہیں۔ لیکن جب عمل کے میدان میں کھل کر برسنے کا موقعہ آتا ہے۔ تو وہ گول ہو جاتے ہیں۔ الغرض الزام تراشی کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے جس کی وجہ سے باہمی اختلافات دنیا کی نظروں میں غیر ضروری طور پر نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ ان اختلافات کی صحیح نوعیت اور اصل وجوہات معلوم کرنے کے لئے آج سے کچھ عرصہ قبل کے واقعات پر نظر دوڑانی ضروری ہے۔ کیونکہ پس منظر کا مطالعہ کئے بغیر حالات کی رفتار کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔

دراصل ہندچینی کے بارے میں امریکہ مارچ کے اوائل تک فرانس کی ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی اور سرتاپا غلط اندازوں پر بھروسہ کئے بیٹھا رہا۔ جب تک مارچ کے آخر میں فرانسیسی افواج کے چیف آف سٹاف جنرل پال ایلی نے واشنگٹن پہونچ کر اصل حالات پر سے پردہ نہیں اٹھایا امریکہ کے محکمہ جنگ کو اس امر کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔ کہ ہندچینی میں فرانس کی حالت کس قدر نازک ہو چکی ہے۔ جنرل ایلی کی زبانی امریکہ کو پہلی بار معلوم ہوا۔ کہ فرانس کے لئے ڈین بن فو کے اہم قلعہ کو بچانا ممکن نہیں ہے۔ اور یہ کہ اگر کمیونسٹ اس مضبوط ترین قلعے کو سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر تمام ویٹ نام کا ہاتھ سے نکل جانا یقینی ہو جائیگا چیف آف سٹاف کے مشترکہ بورڈ کے صدر ایڈمرل ریڈ فرڈ نے دوران گفتگو میں جنرل ایلی پر یہ اثر ڈالا کہ اگر فرانس نے ڈین بن فو پر کمیونسٹوں کی یورش کو پسپا کرنے کے لئے ہوائی امداد طلب کی۔ تو امریکہ مطلوبہ امداد بہم پہونچانے کی پوری کوشش کرے گا۔

اس واقعہ کے چند ہی روز بعد امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے ہندچینی کے بارے میں "متحدہ اقدام" کی آواز بلند کی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ متحدہ عزم کا اظہار جنیوا کانفرنس میں مغربی طاقتوں کی آواز کو زیادہ مؤثر بنا دے گا اور وہ زیادہ بہتر طریق پر کمیونسٹ نمائندوں سے نپٹ سکیں گے۔ علاوہ ازیں ان کا خیال تھا۔ کہ ڈین بن فو کی صورت حال پر بھی اس کا خوشگوار اثر پڑنا لازمی ہے۔ اس کے بعد مسٹر ڈلس نے ایک اور بیان دیا جس میں خبر دی گئی تھا۔ کہ ہندچینی کی لڑائی میں کمیونسٹوں کی مداخلت جنگ میں براہ راست شمولیت کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ "متحدہ اقدام" کی تجویز اور اس انتباہ کے بارے میں برطانیہ اور فرانس نے یہ نظریہ قائم کیا۔ کہ اگر اس پالیسی پر عمل کیا گیا۔ تو کمیونسٹ طاقتیں اسے "الٹی میٹم" سے کسی طرح کم نہ خیال کریں گی جس کی وجہ سے عالمی جنگ چھڑنے کا فوری خطرہ پیدا ہو جائیگا چنانچہ برطانیہ ہمنوا لیبیہ کی کھیل کر حمایت کرنے سے جان بوجھ کر مجتنب رہا۔ اسی اثناء میں ۴ اپریل کو حکومت فرانس نے کابینہ کے ایک غیر معمولی اجلاس کے بعد امریکی سفیر مقیم پیرس مسٹر ڈگلس ڈلون کی معرفت ڈین بن فو کو بچانے کے لئے فوری امداد کا مطالبہ کیا۔ امریکہ نے اپنی "متحدہ اقدام" کی تجویز کو منوانے کے لئے مزید [illegible] یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا۔ کہ امداد "متحدہ اقدام" کی پالیسی کے تحت ہی دی جا سکتی ہے۔ اس پر فرانسیسی حیران و ششدر رہ گئے۔ کیونکہ وہ امریکی امداد پر بہت کچھ بھروسہ کئے بیٹھے تھے۔

---

۱۱ اپریل کو مسٹر ڈلس خود لنڈن پہونچے۔ وہاں انہوں نے "متحدہ اقدام" کی پالیسی کے بارے میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے تفصیلی بات چیت کی۔ اور اس ضمن میں جنوب مشرقی ایشیا میں ایک وسیع دفاعی تنظیم کے قیام کا بھی ذکر کیا۔ جس کا مقصد ضرورت پڑنے پر ہندچینی میں براہ راست مداخلت کرنا تھا۔ برطانیہ جنیوا کانفرنس سے قبل کوئی اقدام کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے مسٹر ایڈن نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کن بات نہیں کی۔ ادھر کہا جاتا ہے کہ مسٹر ڈلس کی گفتگو کا انداز بھی کچھ ایسا ہی تھا جس سے یہ مترشح ہوتا تھا۔ کہ امریکہ برطانیہ کی رضامندی کے بغیر دفاعی معاہدے کے سلسلے میں خود کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ انہوں نے کہا جب تک برطانیہ رضامندی ظاہر نہیں کرے گا۔ وہ دفاعی معاہدے کا معاملہ امریکی کانگریس میں پیش نہیں کریں گے۔ مسٹر ایڈن نے بھی کسی قسم کی ذمہ داری قبول کئے بغیر مسٹر ڈلس سے صرف اتنا وعدہ کیا۔ کہ وہ دفاعی معاہدے کے امکان پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ فرانسیسیوں کا نظریہ بھی کم و بیش یہی تھا کہ ڈین بن فو کے لئے فوری امداد کے تو خواہاں تھے۔ لیکن یہ وہ بھی نہیں چاہتے تھے۔ کہ جنیوا کانفرنس سے قبل کوئی ایسا اقدام کیا جائے۔ کہ جس کے نتیجہ میں عالمگیر جنگ چھڑنے کا امکان پیدا ہو جائے۔

---

۲۱ اپریل کو مسٹر ڈلس پیرس پہونچے۔ تاکہ جنیوا کانفرنس میں زیر بحث آنے والے امور کے بارے میں فرانس اور برطانیہ کے وزراء خارجہ سے مذاکرات کر کے کسی متفقہ طرز عمل کا فیصلہ کر سکیں۔ یہ مذاکرات ابھی جاری ہی تھے۔ کہ ہندچینی سے جنرل نوارے کا فوری پیغام موصول ہوا جس میں اطلاع دی گئی تھی۔ کہ ڈین بن فو پر دشمن کا قبضہ ہوا جاتا ہے۔ بچاؤ کی ایک ہی صورت ہے کہ برطانیہ یا امریکہ کی طرف سے فوری طور پر فضائی امداد میسر آ جائے۔ مسٹر ڈلس نے اس پیغام کو چنداں اہمیت نہیں دی۔ انہوں نے یہ کہتے ہوئے اس اپیل کو مسترد کر دیا کہ یہ جنگ میں براہ راست مداخلت ہوگی۔ جس کے لئے کانگریس کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ دوسرے امریکہ کے فوجی ماہرین کے نزدیک یہ امر مشتبہ ہے کہ اس مرحلہ پر فضائی حملوں کا کوئی مفید نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ اس موقعہ پر مسٹر بڈالٹ بھانپ گئے کہ مزید امداد کے لئے امریکی کانگریس کی منظوری اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ برطانیہ "متحدہ اقدام" کی پالیسی اپنانے پر رضامند ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے مسٹر ایڈن پر زور دیا۔ کہ وہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر متحدہ اقدام کو تسلیم کر لیں۔ مسٹر ایڈن نے کہا کہ برطانیہ کے نزدیک فضائی حملوں سے جنیوا کانفرنس کی کامیابی خطرے میں پڑ جائے گی۔ تاہم وہ اس بارے میں برطانوی کابینہ سے پھر مشورہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ مسٹر بڈالٹ کے اصرار پر مسٹر ایڈن نہایت عجلت میں پیرس سے لنڈن واپس پہنچے۔ کابینہ اور فوجی ماہرین نے ان کی رائے سے پورا پورا اتفاق کیا۔ اور اسی امر پر زور دیا۔ کہ جنیوا کانفرنس سے قبل کوئی اقدام کرنا ضروری نہیں ہے۔

---

۲۶ اپریل کو جنیوا کانفرنس شروع ہونے کے بعد مسٹر چرچل نے صاف اور واضح الفاظ میں یہ اعلان کر دیا۔ کہ برطانیہ ہندچینی کی لڑائی کے سلسلے میں جنیوا کانفرنس کے اختتام سے قبل کسی قسم کی کوئی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ امریکی مدبرین کی

نیز مسٹر چرچل کا یہ اعلان متحدہ اقدام کی تجویز پر غور کرنے کے سابقہ وعدے کے سراسر خلاف تھا۔ اس نے ایک نہایت نازک موقعہ پر اتحادیوں کے قدموں کے نیچے سے زمین نکال کر رکھدی۔ برطانیہ نے جواباً کہا۔ کہ مسٹر چرچل کے اعلان کا تو مطلب یہ تھا۔ کہ اگر جینوا کانفرنس میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوا۔ اور لڑائی بدستور جاری رہی۔ تو اس صورت میں ہم فوجی کارروائی کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ علاوہ ازیں بعض برطانوی مدبرین نے اس نظریے کا بھی اظہار کیا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم دولت مشترکہ کے ایشیائی ممالک اور ان میں سے بھی بالخصوص بھارت کی تائید وحمایت کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی اس بارے میں استفسار کیا گیا۔ انہوں کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ وہ ایشیا کے دفاعی معاہدے میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ ایشیا کے تمام ملکوں کو اس میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے۔ "تمام ملکوں" سے پنڈت نہرو کی مراد بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ کمیونسٹ چین اور روس بھی اس میں شامل ہو سکیں۔ اس پر امریکہ اور خود برطانیہ سخت حیران ہوئے۔ کیونکہ اگر کمیونسٹ چین اور روس کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر یہ دفاع ہوگا کس کے خلاف ان کی شمولیت کے بعد تو معاہدے کی وجہ جواز ہی باقی نہیں رہتی۔ بعض امریکی اخباروں نے تو یہاں تک لکھا کہ یہ تو وہی بات ہے۔ کہ بھیڑوں کی رکھوالی اور بھیڑیوں کے سپرد! پنڈت نہرو کے اس جواب پر چار و ناچار برطانیہ کو اسی بات سے اتفاق کرنا پڑا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کا قیام بھارت کی شمولیت کے ساتھ مشروط قرار نہیں پا سکتا۔

اگرچہ ڈئین بئین فو کے ہاتھوں سے نکل جانے اور بعد میں رونما ہونے والے حالات کے نتیجے میں باہمی اختلافات کسی قدر کم ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اور یہ امید بندھنے لگی تھی۔ کہ یہ اختلافات جو خود اتحادیوں کے درمیان ہی "سرد جنگ" کی صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اب جلد ختم ہو جائیں گے۔ لیکن مسٹر آئزن ہاور کے اس حالیہ بیان سے صورت حال پھر کسی قدر بدل گئی ہے۔ کہ برطانیہ کے تعاون کے بغیر بھی جنوب مشرقی ایشیا میں دفاعی تنظیم بآسانی قائم کی جا سکتی ہے۔ برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں اس بیان کا رد عمل اچھا نہیں ہوا ہے۔ تاہم جینوا کانفرنس کے بعد ہی پتہ چلے گا۔ کہ یہ اختلافات مزید شدت پکڑتے ہیں۔ یا ان میں کمی واقع ہو کر ہند چینی میں کسی متحدہ اقدام کے لئے راہ ہموار ہوتی ہے۔ بہر حال گذشتہ دو ماہ کے واقعات سے ہند چینی کے بارے میں برطانیہ اور امریکہ کے موقف پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ جو مختصراً یہ ہے۔

۱۔ برطانیہ اس خیال کا حامی ہے۔ کہ جینوا کانفرنس کے اختتام سے قبل کوئی اقدام کرنا اس کانفرنس کی کامیابی کو خطرے میں ڈال دے گا۔ جس سے عالمی جنگ اور زیادہ قریب آ جائے گی۔ اسے یقین تھا۔ کہ ڈئین بئین فو کا ہاتھ سے نکلنا یقینی ہے اسلئے آخری وقت پر کسی قسم کی امداد بھی صورت حال میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکے گی۔ سوائے اس کے کہ مغربی طاقتوں کو قبل از وقت ہی عالمی جنگ میں الجھا دے۔

۲۔ برخلاف اس کے امریکہ کا خیال یہ تھا۔ کہ جینوا کانفرنس سے قبل متحدہ اقدام کے اعلان کے ذریعہ ہند چینی میں ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں۔ کہ وہاں ویٹ منہ فوجیں مزید پیش قدمی نہ کر سکیں۔ کیونکہ اگر کانفرنس کے دوران میں ان کی پیشقدمی اور فرانسیسی فوجوں کی پسپائی جاری رہی۔ تو پھر کانفرنس میں کمیونسٹ نمائندوں کا پلہ بھاری رہے گا۔ اور وہ اتحادیوں پر زیادہ دباؤ ڈال سکیں گے۔

بہر حال نقطہ نظر کا یہ اختلاف بظاہر ابھی جاری ہے۔ ادھر نہ صرف یہ کہ کانفرنس میں ابھی تک لڑائی بند کرانے کے سلسلے میں کوئی تصفیہ نہیں ہوا ہے۔ بلکہ ڈئین بئین فو کے بعد ویٹ منہ فوجیں اب تیز رفتاری سے ہنوئی کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جس سے دریائے سرخ کے ڈیلٹائی علاقے کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بالآخر انجام کیا ہوگا؟ اس کا جواب آئندہ چند ہفتوں میں رونما ہونے والے واقعات ہی دے سکتے ہیں۔

(مسعود احمد)

درخواست دعاء

عزیزہ جمیلہ بانو بنت مکرم ملک فضل حسین صاحب بہت بیمار ہے۔ احباب دردِ دل سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیز سلطان احمد قریشی لاہور کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بچہ مورخہ ۵۴-۵-۱۷ کو عطا فرمایا۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر اور دین و دنیا میں اقبال بلند کرے۔ خاکسار میر محمد قریشی از ایبٹ آباد۔

ضرورتمند احباب توجہ فرمائیں

(1) King George V Institute of Agriculture Sakrand Sind

داخلہ کی درخواستیں مجوزہ فارم پر ۳۱-۵-۵۴ تک بنام پرنسپل صاحب انسٹی ٹیوٹ مذکور طلب کی گئی ہیں۔ فارم صاحب موصوف سے طلب ہوں۔ شرائط:۔ میٹرک۔ سندھی اور نئے سندھی کو ترجیح۔ حکومت سندھ کی طرف سے ۵۰ روپے ماہوار کے تیس وظائف رکھے گئے ہیں۔ معافی فیس کی رعایت ایسے مستحقین کو ملے گی۔ جو متعلقہ مختیارکار کی طرف سے سندھ میں ڈیڑھ صد ایکڑ سے کم ملکیت اراضی کا سرٹیفکیٹ پیش کریں۔ یا ہاری ہوں۔ (ڈان ۱۵-۵-۵۴)

(2) Commessions for Veterinary Graduates

وٹرنری گریجوایٹوں سے درخواستیں بنام (M.R.C.V.S, BVSc.
The Director Remounts Veterinary and Farms, Quarter Master Generals Branch General Head Quarters Rawalpindi

طلب کی گئی ہیں۔ فارم درخواست و تفصیلات کے لئے بھی اسی پتہ پر لکھیں۔ (سول لاہور ۱۲-۵-۵۴)

Scholarship offered by Colorado School of Mines for Engineering Degree in Petroleum Production

اس وظیفہ کے لئے درخواستیں ۲۵-۵-۵۴ تک بنام

Under Secretary Minister of Education Govt of Pakistan.

سالانہ وظیفہ -/۲۵۰ ڈالر جبکہ ایک سال۔ شرائط:۔ انجینئرنگ مائننگ یا جیولوجی کی ڈگری۔ انگریزی میں اچھی مہارت۔ عمر ۱۹ تا ۳۵ درخواست سادہ کاغذ پر۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ڈان ۱۱-۵-۵۴

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

وصایا کی منسوخی

مندرجہ ذیل وصایا منسوخ کر دی گئی ہیں:۔

(۱) چوہدری منور احمد صاحب کراچی وصیت ۱۰۳۰۸ (۲) نور الٰہی صاحب ماشکی بھینی بانگر وصیت ۵۲۵۴ (۳) سید رحمت علی شاہ صاحب سٹروعہ ۱۵۹۸ (۴) مولا بخش صاحب بوریوالہ ضلع ملتان ۱۲۶۳۸ (۵) لعل دین صاحب زرگر ننکانہ ۲۰۲۶ (۶) چوہدری غلام اللہ صاحب پوپلہ مہاراں ۱۲۱۷۴ (۷) کیپٹن میاں محمد یونس صاحب سرخ ڈھیری مردان ۸۷۵۳ (۸) خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۰۶۔ (۹) عطاء الرحمٰن خان صاحب لاہور ۱۲۲۱۹ حسب درخواست موصی (۱۰) عبد الغنی صاحب کوٹلہ والہ ضلع گوجرانوالہ ۱۲۵۲۸ حسب درخواست موصی۔ (۱۱) مولوی محمد صدیق صاحب ننگلی واقف زندگی ربوہ ۲۸۰۰ حسب درخواست موصی۔ (۱۲) شریف احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا ۱۲۰۱۰ حسب درخواست موصی۔ (۱۳) چوہدری شریف احمد صاحب سرگودھا ۹۶۴۴ بوجہ خلاف ورزی ۳۔ (۱۴) فضل الٰہی صاحب ارشد سندھ ۱۱۴۴۷ بوجہ اخراج از جماعت

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کی ربوہ میں آمد

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج امریکہ مشن جاپان میں مذہبی کانفرنس میں شمولیت اور فلپائن کے تبلیغی دورہ کے بعد ۱۸ رمئی بروز منگل بوقت ۵½ بجے شام ربوہ تشریف لائے۔ جناب چوہدری صاحب موصوف ہند و پاکستان میں چند ہفتوں کے قیام کے بعد واپس امریکہ تشریف لے جائیں گے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کی صحت و کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

جب تک یہ نہیں کہا جاتا کہ مسجد قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کی پناہ گاہ ہوتی ہے

اس وقت تک حکومت ملکی قانون کے نفاذ کی ذمہ داری سے خود کو بری قرار نہیں دے سکتی (قربان علی)

احرار نے عوامی تائید حاصل کرنے کی غرض سے اس مسئلہ کو الجھانے کی چال چلی ہے (انور علی)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا پہلا باب!

(گزشتہ سے پیوستہ)

(مساجد میں عوامی جلسے منعقد کرنے پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندی کے احکام۔ سرگودہا اور گوجرانوالہ کے واقعات)

صوبائی حکومت کے حسب ہدایت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے جو احکام صادر کئے ہیں۔ انہیں بعض مقامات پر خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مقدمہ چلا کر نافذ کیا گیا۔

۱۲ر جون ۱۹۵۲ء کو احرار نے اعلان کیا۔ کہ اگلے روز (جو کہ اتفاق سے جمعہ تھا) آٹھ بجے صبح میونسپل پارک سرگودہا میں جلسۂ عام منعقد ہوگا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکومت کی اس پالیسی پر عمل کرتے ہوئے جس کا ذکر ۵ر جون ۱۹۵۲ء کے مراسلہ میں کیا گیا تھا۔ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت جلسے کی ممانعت کا حکم نافذ کر دیا یہ دیکھ کر احرار نے ایک اور اعلان کیا۔ کہ جلسہ مقررہ تاریخ پر جامع مسجد میں منعقد ہوگا۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فوراً یہ اعلان کرا دیا۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت انہوں نے جو حکم صادر کیا ہے۔ وہ دوسرے مقامات کی طرح مساجد میں ہونے والے عوامی جلسوں پر بھی نافذ ہوتا ہے۔ اس لئے مجوزہ جلسہ کا انعقاد اس حکم کی خلاف ورزی ہوگا۔

اس اعلان کے باوجود جلسہ دن کے دس بجے منعقد ہوا اور شیخ حسام الدین نے اس کی صدارت کی۔ ماسٹر تاج الدین انصاری صدر اور شیخ حسام الدین جنرل سیکرٹری مجلس احرار پاکستان اور محمد عبد اللہ صدر ضلع مجلس احرار سرگودہا نے احمدیوں کے خلاف اسی قسم کی تقریریں کیں۔ جیسی وہ کیا کرتے ہیں۔ جلسہ کے دوران میں "ظفر اللہ مردہ باد" اور "مرزائیت مردہ باد" وغیرہ نعرے لگتے رہے۔ ڈپٹی مجسٹریٹ میاں اسحٰق احمد نے جلسہ کے حاضرین اور منتظموں کو متنبہ کیا۔ کہ جلسہ میں ان کی شرکت خلاف قانون ہے۔ لیکن کسی نے ان کی بات نہ سنی۔ اور جلسہ دن کے پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔ دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے اس حکم کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں ماسٹر تاج الدین انصاری۔ شیخ حسام الدین اور محمد عبد اللہ کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں قانونی چارہ جوئی کی گئی۔ اے ڈی ایم نے اپنے حکم مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۵۲ء کی رو سے انہیں دفعہ ۱۸۸ کے تحت مجرم قرار دیا۔ اور ان میں سے ہر ایک کو چھ چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔ اس واقعہ کی بنا پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالتوں میں دو علیحدہ استغاثے دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے تحت دائر کئے گئے۔ ان استغاثوں کی سماعت ۱۴ جولائی ۱۹۵۲ء کو ہوئی۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے زیر ہدایت ایک بیان داخل کر کے مقدمات واپس لے لئے۔

گوجرانوالہ میں خلاف ورزی!

دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے حکم کی خلاف ورزی کا دوسرا واقعہ اس وقت رونما ہوا جب ۲ر جون ۱۹۵۲ء کو جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں نماز جمعہ کے بعد جلسۂ عام منعقد ہوا۔ اس جلسے کا اعلان ایک روز قبل شہر کے بازاروں میں مطبوعہ پوسٹر چسپاں کر کے اور لاؤڈ سپیکر پر زبانی کیا گیا تھا۔ دوران خطبہ میں محمد امین جنرل سیکرٹری مجلس احرار نے اعلان کیا۔ کہ ماسٹر تاج الدین اور شیخ حسام الدین لاہور سے آئے ہوئے ہیں وہ اس جلسہ میں تقریریں کریں گے۔ جلسہ نماز کے بعد شروع ہوا جب کئی لوگ جا چکے تھے۔ صاحبزادہ فیض الحسن نے اس کی صدارت کی۔ اور کارروائی کا آغاز "مرزائیت مردہ باد" "ظفر اللہ کو ہٹا دو" "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" جیسے نعروں سے ہوا۔ اور دو قراردادیں منظور ہوئیں۔ مختلف افراد پر جن میں ماسٹر تاج الدین انصاری۔ شیخ حسام الدین اور صاحبزادہ فیض الحسن بھی شامل ہیں اس خلاف ورزی کے سلسلہ میں مقدمہ چلا۔ لیکن ۱۶ر جولائی ۱۹۵۲ء کو سماعت شروع ہونے پر پراسیکیوٹنگ افسر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے زیر ہدایت ایک بیان داخل کر کے مقدمات واپس لے لینے کی درخواست منظور کی گئی۔ اور تمام ملزموں کو اسی روز رہا کر دیا گیا۔

الجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش

احرار نے اب اس مسئلہ کو یہ شکائت کر کے الجھانا شروع کر دیا۔ کہ عبادت گذاروں کو مساجد کے اندر خالص مذہبی سرگرمیوں کے سلسلے میں گرفتار کر کے ان پر مقدمے چلائے جا رہے ہیں۔ اس طرح حکومت لوگوں کے مذہبی معتقدات اور رسوم و عبادات میں دخل اندازی کر رہی ہے۔ حکومت کے خلاف جس قسم کا پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا۔ اس کی مثال ذیل کے دلچسپ واقعہ میں ملتی ہے:۔

مولوی محمد شفیع خطیب جامع مسجد سرگودہا کو بعض دوسرے افراد سمیت دفعہ ۱۴۳ کے تحت اس الزام میں گرفتار کیا گیا۔ کہ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جانب سے دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔ انہوں نے ضمانت پیش کی اور ان کو رہا کر دیا گیا۔ تاہم انہوں نے اپنی رہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عیدگاہ سرگودہا میں ۲۴ر جون ۱۹۵۲ء کو خطبہ کی صورت میں زہریلی تقریر کی۔ جس کے دوران میں کہا کہ مرزا غلام احمد جنہوں نے دعویٰ نبوت کیا کافر تھے۔ اور ان پر ایمان لانے والے بھی تمام کافر ہیں ان کا دعویٰ نبوت جھوٹا ہے جھوٹے نبیوں کو ماضی میں قتل کر دیا جاتا رہا ہے۔ حکومت کو اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم ہے یا نہیں؟ اگر یہ اسلامی حکومت ہے تو مسلمانوں کو مذہبی مسائل پر مساجد میں بحث کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اگر یہ اسلامی حکومت نہیں ہے۔ تو مسلمان ان مسائل پر مساجد میں بحث نہ کریں۔ ایسی صورت میں مساجد کو بند کرنا پڑے گا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولوی محمد شفیع نے کہا۔ ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جہاں تک ان کے مذہبی معتقدات کا واسطہ ہے وہ مذہب سے متعلق امور کے باب میں کچھ کہنے سے باز نہیں رہیں گے۔

ہم یہ واقعہ اس وجہ سے نہیں بیان کر رہے کہ یہ فی نفسہ اہم ہے۔ بلکہ اس کا ذکر ہم اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ اس میں احرار کے لئے مساجد کے اندر مذہب کے پردے میں من مانی کرنے کا غیر مشروط حق ثابت کرنے کی غرض سے ایک ایسی دلیل دی گئی ہے جو بالکل ناقابل قبول ہے۔ ساتھ ہی اس سے وہ مضحکہ خیز پوزیشن بھی واضح ہو جاتی ہے۔ جس میں استغاثہ والے گرفتار ہوگئے تھے۔ اس کے علاوہ اس سے سیکرٹریٹ کی خبر کی اس نوٹنگ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جس میں مساجد پر دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے پیدا ہونے والے حقیقی مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

مولوی محمد شفیع نے جب یہ تقریر کی۔ تو وہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے سلسلے میں ایک اور مقدمہ میں ضمانت پر رہا تھے۔ اس تازہ تقریر کی بنا پر انہیں مزید ارتکاب جرم کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا۔ لیکن ان کی ضمانت قبول کر لی گئی۔ اور وہ پھر رہا کر دیئے گئے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مرحلہ پر مجلس احرار کی جانب سے یہ ہدایت کی گئی۔ کہ جن لوگوں پر مساجد میں تقریریں کرنے کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام کی خلاف ورزی کا الزام عائد ہوتا ہے وہ ضمانت پر قید کو ترجیح دیں۔ اس ہدایت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مولوی محمد شفیع نے مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہو کر اپنی ضمانت منسوخ کرا ڈالی

محمد شفیع جیسے مولویوں کے معاملے میں جو احرار کے سرکردہ رکن نہیں تھے۔ حکومت کی پالیسی یہ تھی۔ کہ وہ معافی مانگ لیں۔ تو انہیں رہا کر دیا جائے۔ لیکن اس مولوی نے معافی بھی نہ مانگی۔ اور ضمانت بھی نہ دی۔ دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام کو مساجد تک وسعت دینے سے جو پریشان کن صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے بارے میں مسٹر زمان علی خان سے مشورہ کیا گیا۔ تو انہوں نے ٹھیک اس مسئلہ کا ذکر کیا جس سے حکومت کو عہدہ برآ ہونا تھا۔ انہوں نے ۲ر جولائی کو ایک نوٹ میں لکھا۔ جب تک یہ تسلیم نہیں کیا جاتا کہ مسجد قانون کی خلاف ورزی کرنے

درخواست دعا

مکرمی میاں غلام محمد صاحب اختر .... ایک اہم معاملہ درپیش ہے احباب اختر صاحب موصوف کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

احرار نے عوامی تائید حاصل کرنے کی غرض سے اس مسئلہ کو الجھانے کی چال چلی ہے (ہوم سیکرٹری)

والوں کی پناہ گاہ ہوتی ہے ۔ اس وقت تک حکومت ملکی قانون کے نفاذ کی ذمہ داری سے خود کو بری قرار نہیں دے سکتی ۔

شر انگیز پروپیگنڈا

مسٹر انور علی نے جب وہ ایسے پوسٹر دیکھے ۔ جن میں مساجد پر دفعہ ۱۴۴ لگانے کی مذمت کی گئی تھی ۔ اور یہ اعلان کیا گیا تھا ۔ کہ اس پابندی سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ۳ جولائی کو برکت علی محمڈن ہال میں جلسہ ہوگا ۔ تو انہوں نے ۲ جولائی ۱۹۵۲ء کو ایک نوٹ لکھا جس میں شکایت کی گئی ۔ کہ احرار اور ان کے دوست حکومت کے خلاف شر انگیز پروپیگنڈا کر رہے ہیں ۔ اور یہ مشہور کیا جا رہا ہے ۔ کہ مسجدوں پر دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے ۔ اور حق عبادت منسوخ کر دیا گیا ہے ۔ مسٹر انور علی نے کہا کہ اگر اس پروپیگنڈے کو رد کرنے کے لئے محکمہ تعلقات عامہ کی جانب سے بڑے پیمانے پر کچھ نہیں کیا جاتا تو اس کا نتیجہ قدرتی طور پر حکومت کے خلاف عوامی ناراضگی کی صورت میں نکلے گا ۔ مسٹر قربان علی خان نے اس سے اتفاق رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ۔ ان کا سرچشمہ صرف ڈائرکٹر تعلقات عامہ ہیں ۔ ہوم سیکرٹری نے اپنے خیالات کا اظہار حسب ذیل الفاظ میں کیا :-

"میرے خیال میں اب یہ امر ناگزیر ہو گیا ہے ۔ کہ ہم اپنے پروپیگنڈے کو شدید تر کر دیں کیونکہ ایسا نہ ہوا ۔ تو ہم اپنی کم کوشی کے باعث اپنا کیس ہار دیں گے ۔ یہ بات بہت ضروری ہو گئی ہے ۔ کہ عام آدمی کو اچھی طرح سمجھا دیا جائے ۔ کہ ہم حقیقت میں کیا کر چکے ہیں ۔ اور ہمارے طرز عمل کے اسباب کیا ہیں ۔ میں نے آج صبح ڈائرکٹر تعلقات عامہ کو بلا بھیجا تھا ۔ میں نے ان سے کہا ۔ کہ وہ اپنی مشینری کو تیز تر کر دیں اور صوبہ کو پروپیگنڈے کے مواد سے بھر دیں ۔ میں نے یہ بات ان کے ذہن نشین کرائی ۔ کہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک دو اعلامیے کافی نہیں ہوں گے ۔ کیونکہ احرار نے عوامی تائید حاصل کرنے کی غرض سے اس مسئلہ کو الجھانے کی چال چلی ہے ۔"

ہوم سیکرٹری نے ۴ جولائی ۱۹۵۲ء کو اپنے نوٹ میں مزید لکھا ۔ کہ عزت مآب وزیر اعلیٰ کے حسب خواہش میں نے یکم جولائی کو مولانا اختر علی خان اور ان کے گروہ کے دیگر افراد سے بات چیت کی ۔ میں نے انہیں ساری صورت حال سمجھائی ۔ اور ان کے خدشات و شبہات کے ازالہ کے لئے ہر اس سوال کا جواب دیا ۔ جو ان کے ذہن میں آیا ۔ وہ جب گئے تو ان کی پوری تسلی ہو چکی تھی ۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ۔ کہ ایک کے سوا کسی اخبار نے ملکے لفظوں میں بھی حکومت کے اقدام کی تعریف نہیں کی ۔ میں نے عزت مآب وزیر اعلیٰ کے حسب خواہش مولانا اختر علی خان سے کل ٹیلیفون پر دوبارہ گفت و شنید کی ۔ اور انہیں ایک مرتبہ پھر یقین ہو گیا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں ۔ دیانت داری سے کر رہے ہیں اس کے باوجود آج کے "زمیندار" میں انہوں نے ایک طرح سے ان تمام باتوں کی تعریف و تائید کی ہے جو احرار کہتے رہے ہیں ۔ اس گروہ کے دوسرے اخبارات نے بھی یہی کچھ کیا ہے ۔ (ان اخبارات کے متعلقہ تراشے نیچے لگے ہیں) میں نے کل مسٹر حمید نظامی اور مسٹر مظہر علی خان کو بلا بھیجا تھا ۔ ان پر میں نے واضح کر دیا تھا کہ انہیں بلانے کا مقصد ساری صورت حال ان پر واضح کرنے کے سوا کچھ نہیں ۔ میں نے انہیں یہ بھی کہہ دیا کہ میری باتوں کا جو مطلب چاہیں وہ لے سکتے ہیں ۔ ان دونوں اصحاب کا خیال تھا کہ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ پوری تائید کا مستحق ہے ۔ اور اس سے ملک کی سالمیت کو مضبوط تر بنانا مقصود ہے ۔ تاہم مسٹر حمید نظامی نے

جون ۱۹۵۴ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

اگر آپ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں ۔ تو وی پی کی نوبت ہی نہیں آ سکتی خواہ مخواہ وی پی کا خرچ بھی آپ کے ذمہ پڑ جاتا ہے ۔ وی پی واپس آنے پر تا وصولی قیمت اخبار روک دیا جاتا ہے ۔ (مینیجر)

۲۳۳۵۴ چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۴ جون ۱۹۵۴ء
۲۵۴۵۲ یونیورسل کمپنی کراچی " " "
۲۵۵۴۸ انجمن احمدیہ ہڑیہ " " "
۲۵۴۶۱ مقبول احمد صاحب محمود احمد صاحب ۳۰ " "
۲۵۱۹۶ چوہدری علی احمد صاحب ۲۵ " "
۲۳۴۰۰ کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ۳۰ " "
۲۵۵۵۴ ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب ۲۶ " "
۲۵۱۹۸ ماسٹر منظور احمد صاحب ۲۷ " "
۱۶۳۷۱ میاں احمد خان صاحب پتافی ۱۹ " "
۲۰۳۰۱ ماسٹر غلام محمد صاحب ۳۰ جون ۱۹۵۴ء
۲۵۲۴۹ محمد فقیر اللہ خان صاحب ۱۲ " "
۲۵۱۹۵ مولوی مصباح الدین صاحب ۱۵ " "
۲۵۵۳۶ ماسٹر رشید احمد صاحب ۲۲ " "
۱۶۱۵۰ مرزا صالح علی صاحب ۳۰ " "
۱۶۳۵۳ حمید اور محمد دین صاحب ۳۰ " "
۱۶۶۹۵ چوہدری احسان اللہ خان صاحب ۳۰ " "
۲۰۹۱۹ میاں محمد رمضان خان صاحب ۳۰ " "
۲۳۱۳۲ ملک حسن محمد صاحب ۳۰ " "
۲۳۱۶۵ ڈاکٹر محمود وقدیر ۳۰ " "

۲۳۸۴۷ میاں محمد یوسف صاحب ۳۰ جون ۱۹۵۴ء
۲۴۶۸۷ سید محمد ابوبکر صاحب ۳۰ " "
۲۴۹۶۹ صفدر جنگ ہمایوں ۳۰ " "
۲۵۳۶۷ چوہدری محمد نذیر صاحب ۳۰ " "
۲۵۳۷۷ ڈاکٹر خیر الدین صاحب ۳۰ " "
۲۵۳۸۰ چوہدری اللہ داد صاحب ۳۰ " "
۲۵۳۸۲ چوہدری محمد یوسف صاحب ۳۰ " "
۲۵۳۸۵ میاں غلام محمد صاحب ۳۰ " "
۲۵۳۸۹ ایم مشتاق احمد صاحب ۳۰ " "
۹۹۴۷ شیخ مولا بخش صاحب ۳۰ " "
۱۵۹۸۰ چوہدری محمد شریف صاحب ۳۰ " "
۱۷۹۴۷ سید ماں علی شاہ صاحب ۳۰ " "
۲۱۰۲۵ ماسٹر برکت علی صاحب ۳۰ " "
۲۱۹۹۲ حکیم فتح محمد صاحب ۳۰ " "
۲۳۹۵۹ چوہدری حسام الدین صاحب ۳۰ " "
۲۲۰۹۵ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ۳۰ " "
۲۲۳۵۴ چوہدری سخی خان صاحب ۳۰ " "
۲۴۱۳۵ ماسٹر نواب الدین صاحب ۳۰ " "
۲۴۸۹۶ شیخ قادر بخش صاحب ۳۰ " "

۲۴۹۰۹ چوہدری محمد نصیب صاحب ۳۰ جون ۱۹۵۴ء
۲۴۸۹۹ سید ظہور احمد صاحب ۳۰ " "
۲۴۹۲۴ چوہدری نذیر احمد صاحب ۳۰ " "
۴۷۰ چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب ۳۰ " "
۲۰۱۴۷ چوہدری عبد اللہ خان صاحب ۳۰ " "
۲۳۵۴۹ چوہدری محمد اختر صاحب ۳۰ " "
۲۵۲۲۳ گل محمد خان صاحب ۳۰ " "
۲۵۳۷۵ چوہدری رحمت اللہ صاحب ۳۰ " "
۲۵۲۰۳ مولوی نقیر محمد صاحب ۳۰ " "
۲۳۵۷۳ محمد اور غلام حسین صاحب ۳۰ " "
۲۴۷۳۵ میاں محمد ابراہیم صاحب ٹپیالو ۳۰ " "
۲۵۵۵۸ چوہدری بشیر احمد صاحب ۳۰ " "
۲۵۵۵۶ میاں عبد الرحیم صاحب ۳۰ " "
۲۵۵۶۷ شریف احمد صاحب ۳۰ " "
۲۵۲۰۶ چوہدری محمد سعید صاحب ۳۰ " "
۲۵۵۷۴ چوہدری رحیم بخش صاحب ۳۰ " "
۲۵۵۷۳ عبد الرؤف صاحب ۳۰ " "
۲۵۵۷۶ چوہدری شریف احمد صاحب ۳۰ " "
۲۵۵۸۱ عبد القادر صاحب ۳۰ " "
۲۵۵۸۴ ماسٹر مظفر احمد صاحب ۳۰ " "
۲۴۸۸۴ ایم اے رشید صاحب ۳۰ " "
۲۵۱۰۳ چوہدری نذیر حسین صاحب ۳۰ " "
۲۴۲۶۹ قاضی محمد ابراہیم صاحب ۳۰ " "
۲۳۰۳۰ چوہدری حیات محمد صاحب ۳۰ " "
۲۲۰۳۵ راجہ بہادر خان صاحب ۳۰ " "
۲۵۲۰۱ ملک عبد الرحمن صاحب خادم ۳۰ " "

۲۵۳۰۶ ماسٹر اللہ بخش صاحب ۳۰ جون ۱۹۵۴ء
۲۵۲۶۸ ظریف احمد صاحب ۳۰ " "
۲۵۳۷۶ چوہدری محمد حسین صاحب ۳۰ " "
۲۵۳۷۸ ڈاکٹر سید احمد صاحب ۳۰ " "
۱۵۳۹۳ بھائی خیر محمد صاحب ۳۰ " "
۲۵۶۵۹ خان شاہ نواز خان صاحب ۳۰ " "
۲۵۴۱۱ احمدیہ دار التبلیغ دکن ۱۱ جولائی ۱۹۵۴ء
۲۴۴۷۹ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۴ " "
۲۴۴۴۸ عبد الباری صاحب بنگالی ۵ " "
۲۵۵۸۶ پروفیسر میاں محمد صاحب ۶ " "
۱۹۶۲۳ مسجد احمدیہ گوکھیرہ ۵ " "
۲۴۴۰۵ ڈاکٹر محمد خان صاحب ۷ " "
۲۵۲۰۹ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ۷ " "
۲۵۲۱۰ سلطان احمد صاحب ۷ " "
۲۵۵۸۹ چوہدری احمد خان صاحب ۷ " "

کہا مجھے اندیشہ ہے کہ یہ بات میں نے اپنے اخبار میں کہہ دی تو سب سے پہلے وہی اخبار جنہیں حکومت مسلم لیگ دونوں اچھا کہتے ہیں، اپنی اشاعت بڑھانے کے لئے مجھے احمدی کہہ کر میری مذمت کرنے لگیں گے۔ البتہ مسٹر حمید نظامی نے کہا جس مقصد کے لئے احرار کے منہ میں لگام دینے والی یہ کارروائی کی جا رہی ہے اس کی پیش برد کے لئے اگر اخبارات نے حکومت سے تعاون نہ کیا اور اپنے کالموں کے ذریعہ سے اس زہر کو پھیلنے سے نہ روکا۔ تو وہ مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ مسٹر مظہر علی خاں نے کہا۔ اس شورش کا بنیادی سبب یہ ہے کہ خود حکومت نے دین و مذہب کو اپنے نعروں اور طاقت کا سرچشمہ بنا ڈالا ہے۔ انہوں نے کہا اگر ایک گروہ مذہب کا نام یوں ذاتی اغراض کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ تو دوسرے گروہوں سے یہ حق کیونکر چھینا جا سکتا ہے کہ وہ اسے اپنے عزائم کی پیش برد کے لئے استعمال کریں؟

"ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی جو اس معاملے سے بیشتر تعلق رکھتے ہیں، کل ایک کانفرنس طلب کی گئی ہے۔ اس کے اختتام پر تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں عوام میں نشر و اشاعت کی تنظیم کریں۔ اس نشر و اشاعت کے سلسلے میں ڈائرکٹر تعلقات عامہ نہ صرف ان کی رہنمائی کریں گے۔ بلکہ ضروری مدد بھی دیں گے۔ اس کانفرنس کی مزید سفارشات عزت مآب وزیر اعلیٰ کے احکام حاصل کرنے کی غرض سے فوراً ان کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔"

ہوم سیکرٹری نے یکم اور ۲ جولائی کو بعض مدیران جرائد کو بلا کر ان سے خطاب کیا تاکہ انہیں سمجھائیں کہ احرار کے زیر اہتمام مسجدوں میں ہونے والے جلسوں کو ممنوع قرار دینا اور ان مدیران جرائد کا تعاون حاصل کرنا حکومت کے لئے کیوں ضروری ہو گیا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ صورت حال واضح کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن چند ہی روز بعد انہیں یہ جان کر بڑی مایوسی ہوئی۔ کہ ان کی امیدیں غلط تھیں۔ جب وہ مطمئن ہو گئے تھے۔ اس وقت انہوں نے اس امر کا لحاظ نہیں کیا کہ اکثر اخبار نویسوں میں ضمیر کا فقدان ہے (باقی)

ہند چینی کی صورت حال کے بارے میں مسٹر چرچل عنقریب مسٹر ایڈن سے تفصیلی بات چیت کریں گے

برطانیہ اور امریکہ کے باہمی اختلافات کا مسئلہ خاص طور پر زیر بحث آئے گا

لندن ۲۲ مئی۔ یہاں کے سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ عنقریب وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل ہند چینی کی نازک صورت حال پر مسٹر انتھونی ایڈن سے تفصیلی بات چیت کریں گے۔ اس سلسلے میں دو مسائل خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ ان میں ایک تو ہنوئی کی جانب ویٹ منہ فوجوں کی پیش قدمی سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے دریائے سرخ کے ڈیلٹائی علاقے کو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور دوسرا اس بارے میں امریکہ اور برطانیہ کے باہمی اختلافات سے متعلق ہے۔ جو ان سفارتی حلقوں کے نزدیک کافی شدت اختیار کر گئے ہیں۔ دونوں کے درمیان اس بارے میں تو کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونزم کے بڑھتے ہوئے خطرے کا مقابلہ کیا جائے۔ لیکن طریق کار کے بارے میں دونوں کا نقطہ نظر کسی قدر ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ مسٹر ایڈن اس پالیسی پر سختی سے قائم ہیں کہ جنیوا کانفرنس ختم ہونے سے پہلے فوجی نوعیت کا کوئی اقدام نہ کیا جائے۔ ان کے نزدیک ایشیائی ممالک کی تائید کے بغیر ایشیائی مسائل کو حل کرنے کی جو کوشش بھی کی جائے گی وہ سراسر ناکام رہے گی۔

پنجاب کے چار افسر میکسیکو روانہ ہونگے

لاہور ۲۲ مئی۔ حکومت پنجاب کے چار افسر آج میکسیکو کے راستے بذریعہ طیارہ پیرس جا رہے ہیں۔ چاروں یونیسکو اساسی تعلیم ٹریننگ سکیم کے ماتحت دیہاتی امداد کی سرگرمیوں کا مطالعہ کریں گے۔ واپس آ کر وہ پنجاب میں دیہاتی امدادی پروگرام کے سلسلے میں کام کریں گے۔

فوجیں اور اسلحہ لے جانے والے جہازوں کو ہندوستانی علاقے میں سے گذرنے کی اجازت نہیں دیجائیگی

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل پارلیمنٹ میں اس بات کا پھر یقین دلایا کہ فوجیں اور اسلحہ وغیرہ لے جانے والے ہوائی جہازوں کو ہندوستان میں سے گذرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وہ پارلیمنٹ کے ایک کمیونسٹ رکن مسٹر سادھن گپتا کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ جس میں کمیونسٹ رکن نے وزیر اعظم کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی تھی۔ کہ ۱۲ مئی کو فرانسیسی فوج کا ایک ہوائی جہاز ڈم ڈم کے ہوائی اڈے پر اترا تھا۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ ہوائی جہاز سیگاؤں سے پیرس جا رہا تھا۔ اور اس میں صرف عورتیں اور بچے سوار تھے۔ اگر وہ ہند چینی اسلحہ لے جا رہا ہوتا۔ تو اسے ہندوستانی علاقہ میں سے گذرنے کی کبھی اجازت نہ دی جاتی۔

برطانیہ اور امریکہ کے تعلقات

ڈیلی ایکسپریس کا مقالہ افتتاحیہ

لندن ۲۲ مئی۔ انگلستان کے اخبار "ڈیلی ایکسپریس" نے اپنے ایک حالیہ ایڈیٹوریل میں اس خیال کو بالکل لغو اور بے معنی قرار دیا ہے کہ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن امریکہ کے ساتھ دوستی کو خطرے میں ڈال کر بھی پنڈت نہرو کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اخبار مذکور نے بعض امریکی اخباروں کے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے۔ بھلا امریکہ اور پنڈت نہرو کا مقابلہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔ امریکہ کے ساتھ دوستی تو ہر فہمیدہ انگریز کی طرح خود مسٹر ایڈن کی نگاہ میں اس درجہ اہم ہے کہ اسے کسی حال میں بھی گنوایا نہیں جا سکتا۔ یقیناً اس دوستی پر کشمیر کے جنہ آبادی کی مصنوعی مسکراہٹ کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ جو برطانوی مفاد کو تقویت پہونچانا تو کجا الٹا اسے گزند کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔